شذرات

انسان کی دوسرے حیوانات سے امتیازی بات یہ ہے کہ وہ رائے کلّی سے آراستہ ہے، حال کے نفع کے ساتھ مستقبل کے مفاد کو بھی سوچتا ہے۔ اپنے بنی نوع کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنے کو پسند کرتا ہے۔ کھانے، پینے میں ظرافت کا خیال رکھتا ہے کہ اگر اُسے غلّہ گوشت، سبزی وغیرہ ملتی ہے تو ان سب کو ایک مخصوص سلیقے سے پکا کر کھاتا ہے، یوں ہی کچّا ہضم نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ آزاد پیدا ہوا ہے لیکن اس آزادی کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے لیے کوئی بندھن نہیں، جو چاہے کرتا رہے، اس کے لیے کوئی قیود نہیں، درندہ جانوروں کی طرح درندگی اور مارپیٹ کرتا رہے تو اس سے کوئی پوچھ پاچھ نہ ہو، ایسا نہیں ہے بلکہ انفرادی یا اجتماعی زندگی میں ہر انسان پر چند پابندیاں عاید ہوتی ہیں اور زندگی میں ربط وضبط پیدا کرنے کے لیے وہ چند قیود کا محتاج ہوتا ہے اگر سر مو بھی ان سے تجاوز کرے تو یہ اس کی خطا اور گناہ تصوّر کیا جاتا ہے۔ انسان پر اس قسم کی جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں ان کا نام قانون ہے جس کا احترام ہر شہری پر فرض ہوتا ہے کوئی بھی انسانی معاشرہ اس سے خالی نہیں ہے البتہ قانون کی نوعیت مختلف ہو سکتی ہے، کچھ قوانین اور ضوابط حیات ایسے ہوتے ہیں جو خود انسان کے وضع کردہ ہوتے ہیں اور وہ حکومتوں کی طرف سے عائد کیے جاتے ہیں ان کی اساس وحیٔ الٰہی نہیں ہوتی۔ کچھ قوانین مخصوص جماعتوں کے ہوتے ہیں جن کی پابندی صرف ان جماعتوں کے اراکین پر لازم ہوتی ہے کیوں کہ انھوں نے ان جماعتوں کا ممبر ہو کر ان کی پابندی کا عہد کیا ہوتا ہے اور کچھ قوانین وہ ہوتے ہیں جو منشائے الٰہی کے مطابق ہوتے ہیں اور ان کی اساس

وحیِ الٰہی ہے جیسا کہ مختلف شرائع اور مذاہب کی مقدس کتابوں کی صورت میں ضوابطِ حیات۔ اگر انسان اپنے آپ کو قانون کی گرفت سے آزاد سمجھتا ہے تو اس سے اس کی زندگی میں ربط و ضبط پیدا نہیں ہوگا، معاشرے میں اس کو آوارہ اور غنڈہ تصوّر کیا جائے گا۔

قانون کی طرح انسانی زندگی میں ایک منظم سلیقے سے بسر کرنے کے لیے اخلاق بھی کام کی چیز ہے۔ بے شک اخلاق سے جرائم کو روکا تو نہیں جا سکتا اور قانون سے ان کو جبراً روکا جاتا ہے۔ لیکن اخلاق کا یہ فائدہ ہے کہ جرائم کے ارتکاب سے دل میں کراہیت کی ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے اور اس طرح وہ جرائم سے اجتناب کرتا ہے۔ عام طرح انسانی معاشرے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ قانون کی گرفت سے بچنے کے لیے انسان کوئی نہ کوئی حیلہ بنا لیتا ہے اور جرائم کا ارتکاب کرتا ہے، لیکن اخلاق سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ گناہوں سے اجتناب اور پرہیز انسان کی فطرتِ ثانیہ بن جاتی ہے اور وہ جرائم سے نفرت کرتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ انسان کو مہذب زندگی بسر کرنے اور اس میں ربط و ضبط پیدا کرنے کے لیے قانون اور اخلاق دونوں کی یکساں ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعتِ محمدی میں قانون کے ساتھ اخلاق پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اور اسلام قانون اور اخلاق دونوں کا جامع ثابت ہوا۔ توریتِ مقدس کو ہم دیکھتے ہیں تو اس میں قانون تو موجود ہے لیکن اخلاق پر تعلیم نہیں ملتی اور انجیل اس سے برعکس ہے، اس میں اخلاقی تعلیم تو موجود ہے لیکن قانون نہیں۔ قرآنِ مقدس ان دونوں کا جامع ہے اور یہی اسلام کی جامعیت کا بڑا سبب ہے۔ وہ جرائم جن کا نقصان متعدی ہوتا ہے جیسے قتل، چوری، زنا وغیرہ، ان کے سدِباب کے لیے قانون ہے اور کچھ جرائم ایسے بھی ہیں جن کے لیے اخلاق سے کام لیا جاتا ہے۔

ہم جب اپنے ملک کو دیکھتے ہیں تو بدقسمتی سے قانون کے احترام کا جذبہ عوام میں کم پایا جاتا ہے۔ کاروبار میں بددیانتی، ناپ تول میں خیانت، قتل و غارت گری، ملکی مفادات یا ایک دوسرے کے خلاف جھوٹی افواہیں پھیلانا روزمرہ کی بات ہوگئی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ سب کچھ اخلاق کے نہ ہونے سے ہو رہا ہے۔ اخلاقی اقدار پامال ہو گئے ہیں، حرص و ہوا اور دھن دولت کی محبت اور نفس پروری نے انسانی شعور اور فہم و ادراک پر پردہ چڑھا رکھا

ہے۔ ہر ایک صرف اپنا مفاد چاہتا ہے چاہے اس میں معاشرے کے افراد کا نقصان کیوں نہ ہو، اس طرح ملکی ضبط ونسق میں خلل پڑجاتا ہے اور اس سے نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ بیرونِ ملک بھی ملک کے وقار اور عزّت کو دھچکہ لگتا ہے۔

قانون پر عمل کرانے والے اداروں پر خود بھی قانون کے احترام کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، ورنہ عوام کو قانون شکنی کے لیے یہ بہانہ مل جاتا ہے۔ قرآنِ حکیم کا اس کے لیے صاف حکم موجود ہے :

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے ؟

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیحؑ کو خطاب ہوا :-

یَا ابنَ مریمَ عِظْ	اے ابن مریم ! پہلے اپنے نفس کو وعظ و
نفسَكَ فَاِنِ اتَّبعَتْكَ	نصیحت کر، اگر وہ تیرا اتباع اور اطاعت کرے تو
فعِظِ الناسَ ۔	پھر دُوسرے لوگوں کو نصیحت کر ۔

لاقانونیت سے مُلک میں افراتفری پھیلتی ہے، لوگوں میں ذمہ داری کا احساس ختم ہوجاتا ہے اور یہ جمہوریت کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ چیز ہے۔

آئیے سب مل کر عہد کریں کہ ہم قانون کا احترام کریں گے، قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے اور جمہوریت کو پھلنے پھولنے کا موقع دیں گے۔